سوال

(23) وقف بطور وراثت تقسیم نہیں ہوتا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے پردادا نے ساڑھے بارہ کنال زمین وقف کی تھی کہ اس کی آمدنی کنویں پر خرچ کردی جائے، پھر میرے دادا اور والد نے بھی اس وقف کو جاری رکھا اور اب یہ کنواں بیکار پڑا ہے اور لوگوں کو اس کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اب پانی کی سپلائی پائپ لائنوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور ہمیں اپنی ضرورت کے لئے اس وقف کی شدید ترین ضرورت ہے تو کیا یہ وقف ذاتی ضرورت کے لئے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر امر واقع اسی طرح ہے کہ زمین کنویں کے لئے وقف کی گئی تھی لیکن اب لوگوں کو اس کی ضرورت نہیں رہی تب بھی یہ ضروری ہے کہ زمین کو وقف ہی رہنے دیا جائے اور اس کی آمدنی اس علاقے کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کی جائے جہاں یہ کنواں موجود ہے بایں طور کہ اس سے کوئی مسجد تعمیر کردی جائے یا کسی مسجد کی مرمت کروادی جائے، یا حفظ قرآن کا کوئی ادارہ کھول دیا جائے یا اسے فقراء و مساکین پر خرچ کردیا جائے۔ وقف کرنے والے کے فقیر رشتہ دار دوسرے لوگوں کی نسبت اس وقف کی آمدنی کے زیادہ حقدار ہیں۔ اور اگر وقف کی افادیت کے ختم یا کم ہوجانے کی وجہ سے شرعی مصلحت کا یہ تقاضا ہو کہ اس سے کوئی ایسی جائیداد خرید لی جائے جس کی آمدنی زیادہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں لیکن یہ کام قاضئ شہر کی منظوری کے بعد کیا جائے۔

لیکن وقف کرنے والے کے ورثاء کا محض وارث ہونے کی وجہ سے وقف میں کوئی (خصوصی) حق نہیں کیونکہ وقف بطور میراث نہیں لیا جاسکتا، ہاں البتہ اگر وہ فقیر ہوں تو پھر انہیں بھی اس کی آمدنی میں سے دینے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص37